

روم، رؤیا را برقرار می‌سازد . شماره هفده

غریبال نهایی ۱۴۴,۰۰۰ نفر: آزمون نبوی تصویر وحش

Jeff Pippenger

2024-09-24

کسانی که فراخوانده شده‌اند تا در شمار صد و چهل و چهار هزار تن باشند، اکنون در واپسین فرایند غریبال شدن خود به سر می‌برند، و این فرایند، فرایندی آزمون‌کننده است که بر پایه شکل‌گیری تصویر وحش قرار دارد. این فرایند آزمون با خاندان خدا آغاز می‌شود، زیرا داوری همیشه از خاندان خدا آغاز می‌گردد، و پس از آن، گله دیگر خدا با همان فرایند آزمون مواجه می‌شود. شاید مهم‌ترین و برجسته‌ترین ویژگی نبوی در شکل‌گیری تصویر وحش این باشد که این امر دو بار رخ می‌دهد: نخست در ایالات متحده، سپس در سایر نقاط جهان. از نظر نبوی، این بدان معناست که تصویر وحش در جهان، واپسین تجلی تصویر وحش است، و بنابراین هر گونه نمونه‌وارگی تصویر وحش که پیش از تصویر وحش در جهان پدید آمده باشد، صرفاً سایه‌ای بوده است که بر جوهر دلالت می‌کرد.

داوری در خانه خدا در ۱۱ سپتامبر ۲۰۰۱ آغاز شد. آن تاریخ پیشاپیش به واسطه ۱۱ اوت ۱۸۴۰ نمونه‌سازی شده بود، هنگامی که فرشته مکاشفه باب ده با کتابچه گشوده‌ای در دست خود فرود آمد. وقتی فرشته باب ده فرود آمد، اعلام کرد که داوری پروتستان‌تیزم از آن هنگام آغاز شده است. هر که را خدا داوری می‌کند، نخست از پیش هشدار می‌دهد، و تأیید روش‌شناسی میلر در تعیین زمان، بر محاسبات او درباره داوری آمدن ثانی وزن بیشتری افزود. آزمون پروتستان‌ها از ۱۱ اوت ۱۸۴۰ در جریان بود و تا سال ۱۸۴۴ پروتستان‌ها به دختران روم تبدیل شده بودند. دوره ۱۸۴۰ تا ۱۸۴۴، نمونه دوره ۱۱ سپتامبر ۲۰۰۱ تا قانون یک‌شنبه قریب‌الوقوع است.

وہ دو ادوار یسوع کے بپتسمہ سے لے کر صلیب تک کے عرصہ میں بھی ظاہر کیے گئے، جب روح القدس نازل ہوا۔ وہ تینوں ادوار اُس ایک سو بیس برس سے بھی ممثل تھے جو طوفان سے پہلے کی دنیا کو، سیلاب تک پہنچنے کے لیے، مہلت کے طور پر دیے گئے تھے۔ ہمیشہ ایک انتباہی پیغام ہوتا ہے جو اُس مخصوص تاریخ کے فیصلے کی نشان دہی کرتا ہے۔ مقدس تواریخ بھی آخری ایام میں اس مخصوص عرصہ کا بیان کرتی ہیں۔

نوح بہ مدت صد و بیست سال موعظہ کرد، سپس داوری طوفان فرا رسید. مسیح بہ مدت ہزار و دو بیست و شصت روز موعظہ کرد، سپس داوری صلیب واقع شد. پیام ہشداردہندہ یحیی تعمیددہندہ در هنگام تعمید مسیح بہ قدرت آراستہ شد، و سپس عیسی برای چہل روز بہ بیابان ہدایت گردید. آن چہل روز، و نیز سہ آزمون پس از آن در پایان چہل روز، تعلیم می‌دہند کہ چون پیام چنان کہ با نزول یک نماد مقدس مشخص می‌شود، قدرت می‌یابد—مانند روح القدس در تعمید او، و نزول ہر دو فرشتہ مکاشفہ، باب‌های دہ و ہجدہ—فرایندی از آزمون در جریان است. هنگامی کہ آن نماد الہی فرود می‌آید، پیام داوری کہ برای کسانی اعلام می‌شود کہ در آن هنگام موضوع داوری‌اند، قدرت می‌یابد، و آن گروہ خاص کہ در حال داوری شدن است، آنگاہ در دورہ‌ای معین قرار می‌گیرد کہ تنہا با بستہ شدن مہلت آزمون ایشان پایان می‌یابد.

نسب عیسی دو دورہ شہادت را مشخص می‌سازد. نخست، شہادت شخصی او بہ مدت ہزار و دو بیست و شصت روز بود؛ سپس، شہادت او در حضور شاگردانش برای ہزار و دو بیست و شصت روز دیگر ادامہ یافت تا زمانی کہ استیفان سنگسار شد.

»پھر فرشتے نے کہا، "وہ ایک ہفتہ [سات سال] تک بہتوں کے ساتھ عہد کو قائم رکھے گا۔" نجات دہندہ کے اپنی خدمت کا آغاز کرنے کے بعد سات برس تک، خوشخبری خاص طور پر یہودیوں کو سنائی جانی تھی؛ ساڑھے تین برس تک خود مسیح کے وسیلہ سے، اور اس کے بعد رسولوں کے وسیلہ سے۔ "اور ہفتہ کے نصف میں وہ قربانی اور ہدیہ کو موقوف کر دے گا۔" دانی ایل 9:27۔ 31ء کے موسم بہار میں، مسیح، جو حقیقی قربانی ہے، کلوری پر پیش کیا گیا۔ تب پیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا، اور اس سے ظاہر ہوا کہ قربانی کی خدمت کی تقدیس اور اس کی معنویت رخصت ہو چکی تھی۔ وقت آ پہنچا تھا کہ زمینی قربانی اور ہدیہ موقوف ہو جائیں۔»

"آن ایک ہفتے—سات سال—کا اختتام 34 عیسوی میں ہوا۔ پھر استفاؤس کے سنگسار کیے جانے کے ذریعے یہودیوں نے آخر کار انجیل کے اپنے رد کو مہر کر دیا؛ شاگرد، جو ایذا رسانی کے سبب ادھر ادھر بکھر گئے تھے، "ہر جگہ کلام کی منادی کرتے پھرتے تھے" (اعمال 8:4)؛ اور تھوڑی ہی دیر بعد، سائل ایذا رسان، ایمان لے آیا، اور پولس بن گیا، جو غیر قوموں کا رسول تھا۔" دیزائر آف ایجز، 233۔

خطِ نوح، مسیح، میلرایتی ہا، و صد و چھل و چہار ہزار نفر، ہمگی ہر دورہ ای از زمان شہادت می دہند کہ در آن مخاطبی مشخص بہ واسطہ پیامی اندازی مورد آزمایش قرار می گیرد۔ اقتدار بخشی بہ آن پیام، آغاز یک دورہ آزمایش را مشخص می سازد؛ دورہ ای کہ بہ نوپہ خود با بستہ شدن مہلت فیض آن مخاطب ہدف پایان می یابد۔ در خطِ نبوی عیسیٰ، دو دورہ شہادت شناسایی می شود۔ آن دو دورہ شہادت، نمونہ دو پیام اندازی اند کہ بہ وسیلہ فرشتہ ای کہ در 11 سپتامبر 2001 فرود آمد و مکاشفہ 18:1-3 را تحقق بخشید، باز نمایی شدہ اند؛ فرشتہ ای کہ سپس صدای دوم آیہ چہارم و آیات پس از آن در باب ہجدہ در پی او آمد۔

"پس در آخرین کار برای هشدار دادن به جهان، دو دعوت متمایز به کلیساها داده می شود۔ پیام فرشتہ دوم این است: «بابل سقوط کرده است، سقوط کرده است، آن شهر عظیم، زیرا ہمہ امت ها را از شراب خشم زناي خود نوشانیده است۔» و در فریاد بلند پیام فرشتہ سوم، آوازی از آسمان شنیده می شود کہ می گوید: «از او بیرون آبیید، ای قوم من۔»" Review and Herald، 6 دسامبر 1892۔

پہلا دور وہ عدالت ہے جو خدا کے گہرائے سے شروع ہوتی ہے، اور پھر جلد آنے والے سنڈے لا کے وقت عدالت کا دوسرا دور بابل سے نکل آنے کی تنبیہ کے ساتھ آغاز پاتا ہے۔ مسیح کی زندگی کی وہ لکیر جو اُس کے بہتسمہ سے صلیب تک جاتی ہے، 11 ستمبر 2001 سے لے کر ریاستہائے متحدہ میں سنڈے لا تک کی نمائندگی کرتی ہے، اور ریاستہائے متحدہ میں سنڈے لا سے اُس مقام تک کا دور—جہاں ہر قوم کو سنڈے کو عالمی یومِ عبادت کے طور پر قبول کرنے پر مجبور کیا جاتا ہے—وہی دور ہے جو اُس وقت اختتام کو پہنچتا ہے جب بالکل آخری قوم بھی سر تسلیم خم کر دیتی ہے۔

یہ مدت ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے شروع ہوتی ہے اور اس وقت اختتام پذیر ہوتی ہے جب آخری قوم پاپائی اقتدار کے سامنے جھک جاتی ہے۔ دوسری مدت کا آغاز پہلی مدت کے اختتام کو ظاہر کرتا ہے، اور دونوں میں اتوار کے ایسے قوانین ہیں جن کی پیشگی تمثیل روم کی گواہی میں دی جا چکی ہے۔ سن 321 کا پہلا اتوار کا قانون مشرکانہ روم کے اختیار کے ذریعے نافذ کیا گیا تھا۔ وہ اتوار کا قانون جو پاپائی کلیسیا کے اختیار کے ذریعے نافذ کیا گیا، سن 538 سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ریاستہائے متحدہ میں اتوار کا قانون 321ء، اور آخری قوم پر نافذ کیا جانے والا اتوار کا قانون 538ء۔ ریاستہائے متحدہ میں اتوار کا قانون اُس انتہائی پیغام کی آمد کو نشان زد کرتا ہے جو پھر اُس جھنڈے کے ذریعے منادی کیا جاتا ہے جو اسرائیل کے جلاوطنوں پر مشتمل تھا۔

آن نشانہ راہ سال ۳۲۱ است، و آغاز دورہ آزمون ہر قوم را بر سر مسئلہ یکشنبہ نشان می دہد۔ آن دورہ ہنگامی پایان می یابد کہ آخرین قوم در برابر روم سر فرود آورد، و آن واقعہ بہ وسیلہ نشانہ راہ

سال ۵۳۸ به طور نمادین پیش‌نماینده شده بود. دورهٔ میان ۳۲۱ تا ۵۳۸ به وسیلهٔ دورهٔ از صلیب تا سنگسار استیفان به طور نمادین بازنمایی شده بود. هنگامی که استیفان را سنگسار می‌کردند، او مسیح را دید که در قدس آسمانی ایستاده است، که نمادی است از زمانی که میکائیل در پایان مهلت آزمون بشر برمی‌خیزد.

11 ستمبر 2001 باب اٹھارہ کی پہلی تین آیات کی تنبیہ کی آمد کی علامت ہے، اور اسے اس پیشین گوئی نے بھی نمایاں کیا جو نبیہ ایلن وانٹ نے بیان کی تھی، جنہوں نے کہا تھا کہ جب نیو یارک سٹی کی عظیم عمارتیں خدا کی ایک چھونے سے گرا دی جائیں گی، تو بعینہ یہی تین آیات پوری ہوں گی۔ نیز یہ پیٹریاٹ ایکٹ کے ذریعے بھی نمایاں ہوا، جو ان لوگوں کے لیے ایک نشان تھا جو دیکھنے پر آمادہ تھے؛ کہ انگریزی قانون کا وہ اصول، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک بے گناہ ہے جب تک اس کا جرم ثابت نہ ہو جائے، ایک طرف رکھ دیا گیا، تاکہ رومی قانون کو اختیار کیا جائے، جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک مجرم ہے جب تک اس کی بے گناہی ثابت نہ ہو جائے۔

قانون پاتریوت آغاز دآوری بر ادونتیسیم ہفتم روز لائودیکہ را رقم زد. آن دورہ با قانون یکشنبہ در ایالات متحدہ بہ پایاں می‌رسد. آن ادونتیسیم ہفتم روز لائودیکہ کہ با کامیابی از آن دورہ غربالگری عبور کنند، سپس پیام هشدار آیہ چہار باب ہجدہ را اعلام خواہند کرد؛ پیامی کہ با آخرین ملتی کہ در برابر روم سر فرود می‌آورد، پایاں می‌پذیرد. آن دورہ با قانون یکشنبہ در ایالات متحدہ آغاز می‌شود و با قانون نہایی یکشنبہ پایاں می‌یابد.

اگر ہم اس حقیقت کو غلط سمجھیں کہ درندے کی دو مورتیں ہیں جن کی شناخت دو سے زیادہ گواہوں کی بنیاد پر کی گئی ہے، تو ہم مکاشفہ باب اٹھارہ کی پہلی تین آیات سے ظاہر ہونے والے اُس کام کو، جو 2001 میں شروع ہوا، اور باب اٹھارہ کی آیت چار میں شروع ہونے والے کام کو بھی غلط سمجھیں گے۔

جڏهن اسين ڀيڻ وائيٽ جي ان سڌي سڃاڻپ کي ڪم ۾ آڻيون ٿا، جنهن ۾ هوءَ وحي جي ارڙهين باب جي انهيءَ فرشتي جي 1888ع ۾ نازل ٿيڻ کي بيان ڪري ٿي، ۽ ساڳئي فرشتي کي مستقبل واري زماني ۾ به رکي ٿي، تڏهن اسين ڏسون ٿا ته 1888ع، 2001ع جو مثالي نمونو آهي. وحي جو اهو فرشتو، جيڪو پنهنجي جلال سان زمين کي منور ڪري ٿو، 1888ع ۾ ميناپولس جي گڏجاڻين ۾ نازل ٿيو، ۽ ٻيهر تڏهن به ائين ئي ٿيو جڏهن نيويارڪ شهر جون وڏيون عمارتون ڪري پيون.

دورانِ تعمیدِ مسیح تا صلیب، و دوران ۱۱ اوت ۱۸۴۰ تا ۲۲ اکتبر ۱۸۴۴، و نیز دورانِ صد و بیست سالهٔ نوح، سه شاهد بر یک دورهٔ دآوری فراهم می‌آورند. سال ۱۸۸۸ شاهی بر ظهورِ عصیانی فراهم می‌آورد که در جلساتِ مینیاپولیس ثبت شد، و نوح برداشته شدنِ روح‌القدس را از کسانی که پیام را رد کردند، مشخص می‌سازد. عصیانِ پیش از طوفان، همان‌گونه که عصیانِ رهبرانِ کلیسا در ۱۸۸۸، هر دو با تاریخِ قورح، داتان و ابیرام در تاریخِ موسیٰ منطبق‌اند؛ تاریخی که فرشته به خواهر وایت گفت در مینیاپولیس در حال تکرار شدن است.

از «قانون میهن‌دوستی» تا قانون یکشنبه در ایالات متحدہ، دورهٔ آزمون برای ادونتیسیم لاودیکہ‌ای روز ہفتم را نمایندگی می‌کند. شورش بر ضد پیام هشدار کہ دآوری آنان را اعلام می‌کند، بیانگر برداشته شدنِ روح‌القدس است، و از این رو نیز ریخته شدنِ ضلالتِ شدید بر دوشیزگانِ شریب نادانِ آن تاریخ. کانون این شورش، پیام‌آور برگزیدہ است، چنان کہ در نوح، موسیٰ، مشایخ جونز و واگنر، و البتہ خواهر وایت، نمود یافته است. شورش بر ضد پیام هشدار و پیام‌آورِ آن تاریخ، بر «روغن» در تاریخِ مثلِ ده دوشیزہ مبتنی است.

آنان که پیام هشدار را عرضه می‌کنند، چنین می‌کنند زیرا «روغن» دارند، که همان پیام هشدار نیز هست. از این رو، تمایز میان این دو طبقه از رهگذر کاربرد درست قواعد تفسیر نبوی پدید می‌آید؛ قواعدی که از سوی وابستگان جنبش فرشته اول و دوم، که به صورت قواعد تفسیری میلر بازنمایی شده‌اند، پذیرفته شد، و نیز قواعد تفسیر نبوی که از سوی جنبش فرشته سوم پذیرفته شد.

پس، آزمایشی که از آن به عنوان «تشکیل صورت وحش» یاد شده است، باید آزمایشی باشد در ارتباط با چگونگی تشکیل صورت وحش در کلام نبوی خدا.

از «قانون میهن پرستی» در سال 2001، که نمونه‌اش «لایحه بلر» در 1888 بود، و آن نیز نمونه‌اش «اعلامیه استقلال» در 1776 بود، و آن نیز نمونه‌اش تعمید مسیح بود، که خود نمونه 11 اوت 1840 بود، همگی مؤید این حقیقت‌اند که فرایند آزمون دآوری با پیامی هشداردهنده و برخوردار از قدرت آغاز می‌شود؛ پیامی که باید از دست فرشته گرفته شود و سپس خورده گردد.

به پیشگوئیاتی تعلیم که جو ریاستهائے متحده کو "تیرے لوگوں کے لٹیروں" کے طور پر متعین کرتی ہے، اپنی منطق کے اعتبار سے کئی نکات کو خلط ملط کر دیتی ہے، اور وہی نکات اکثر درنده کی شبیہ کی تشکیل کے عناصر کو قائم کرنے میں سب سے زیادہ براہ راست ثبوتی متون ہوتے ہیں۔ اس حقیقت کی توضیح کا ایک طریقہ کہ یہ آزمائش اپنی ماہیت میں پیشگوئیاتی ہے، یہ ہے کہ پیشگوئی کے بنیادی اصولوں کو بروئے کار لاتے ہوئے اس سچائی کو ظاہر کیا جائے جو صرف اسی صورت میں سمجھی جاتی ہے جب آپ روم کو اس علامت کے طور پر قبول کریں جس کی نمائندگی "تیرے لوگوں کے لٹیروں" کرتے ہیں۔

این تمثیل از پنج خط تاریخ در درون ادونتیسیم برگرفته شده است، جایی که مناقشهای درباره روم به عنوان یک نماد پدید آمد. اکنون ما در آخرین، یا ششمین این تاریخ‌های مناقشه‌آمیز هستیم، و مناقشه کنونی دقیقاً همان مناقشهای است که بر روی چارت ۱۸۴۳ به تصویر کشیده شده بود.

درک این حقیقت آسان است، اگر قواعد نبوی را به درستی به کار ببرید. یکی از قواعد نبوی که باید به کار گرفته شود این است که نمادها بیش از یک معنا دارند، و معنایی که در یک عبارت به کار می‌برند باید از همان عبارت تعیین شود. پادشاه سوریه، آنتیوخوس سوم مگنوس، نبرد آیه دهم از باب یازدهم دانیال را به انجام رسانید، و نبرد رافیا را در آیات یازدهم و دوازدهم محقق ساخت، و نبرد پانیوم را در آیه پانزدهم به انجام رسانید. مجادلہ میلریتی که بر نمودار ۱۸۴۳ به تصویر کشیده شده بود، این بود که دیدگاه نادرست پروتستانی «غارتگران» را آنتیوخوس اپیفانس معرفی می‌کرد، در حالی که هم‌زمان این حقیقت را نیز تأیید می‌نمود که «غارتگران» نمادی از روم بودند.

آیات ده تا پانزده نخست در تاریخ آنتیوخوس سوم کبیر به تحقق رسید؛ از این رو، آن آیات و نیز تکرار تاریخی بعدی همان آیات، دو شاهد بر تحقق آن آیات در ایام آخر فراهم می‌آورند، زیرا همه انبیا درباره ایام آخر مستقیم‌تر سخن گفتند تا درباره روزگاری که خود در آن می‌زیستند.

همراه با آن قاعده تثبیت شده درباره این که شهادت یک نبی در کجا باید به کار برده شود، همچنین خواهر وایت را داریم که به طور مستقیم ثبت کرده است: «بخش زیادی از تاریخی که در تحقق این نبوت [chapter eleven] رخ داده است، تکرار خواهد شد.» آنتیوخوس سوم مگنوس نماینده ایالات متحده به عنوان سپاه نیابتی روم پاپی است. پروتستان‌ها استدلال می‌کردند که غارتگران، نمونه آنتیوخوسی دیگر بوده‌اند، در حالی که میلری‌ها می‌دانستند که آن روم بود. در حال حاضر، یک طرف ایالات متحده را به عنوان غارتگران شناسایی می‌کند، و طرف دیگر به حقیقت بنیادی پایبند است.

اگر آن قاعده‌ای که مشخص می‌سازد نمادها بیش از یک معنا دارند، و اینکه معنا باید بر اساس بافتی که در آن به کار رفته‌اند تعیین شود، درست باشد، آنگاه شناسایی ایالات متحده به عنوان «غارتگران» با

شناسایی انطیوخس از سوی پروتستان‌ها به عنوان «غارتگران» هم‌سو است؛ با این تفاوت کہ اکنون انطیوخس در ایام آخر نمادی از ایالات متحدہ است.

سیاق این عبارت مستقیماً بہ این پرسش می‌پردازد کہ کدام قدرت خود را برمی‌افرازد تا رؤیا را برقرار سازد؛ از این رو نهاد تأکید بر این حقیقت، موحہ است. این امر بہ استناد شواہد بسیار موحہ است، زیرا دیگر خطوط تاریخی مجادلہ‌ای دربارهٔ روم بہ عنوان یک نماد، ہمین حقیقت را مشخص می‌سازند. آن حقیقت این است کہ کسانی کہ در جانبِ نادرستِ این موضوع قرار دارند، بہ طور ثابت ایالات متحدہ را در جای روم شناسایی می‌کنند. اما اگر مایل نیستید بپذیرید کہ نمادها بیش از یک معنا دارند، یا اگر بہ این امر باور دارید، اما آن قدر در این قاعدہ ممارست نیافتہ‌اید کہ ایمان کامل بہ آن داشتہ باشید، در آن صورت برای شما عملاً ناممکن خواهد بود کہ منطقی را کہ اکنون قرار است بہ کار گرفته شود، دنبال کنید.

بر دو سینگوں والی قدرت آخری ایام میں ریاستہائے متحدہ کی نمائندگی کرتی ہے۔ فرانس اُس دوبری قدرت کی نمائندگی کرتا ہے جو سدوم اور مصر کے ذریعے ظاہر کی گئی ہے۔ اسلام بھی ریاستہائے متحدہ کی تمثیل ہے، کیونکہ ریاستہائے متحدہ پاپائی قوت کے تعلق سے جھوٹا نبی ہے، اور وہ پاپائی قوت ایزیل ہے۔ ریاستہائے متحدہ، پیرو دیاس کے تابع سلومی ہے۔ بلعام بھی جھوٹے نبی کی ایک علامت ہے، اگرچہ اُس کی کہانی محض ایک جھوٹا نبی ہونے سے کہیں زیادہ پیچیدہ ہے۔

نبوت‌های بلعام، کہ پس از آن کہ او اسرائیل را سه بار برکت داد ثبت شدند، از جهات گوناگون با اسلام مرتبط‌اند. الاغ نمادی از اسلام است، و نمی‌توان الاغ سخنگو را از داستان بلعام کنار گذاشت. مجوسیانی کہ از مشرق برای پرستش عیسی نوزاد آمدند، بہ وسیلہ نبوت‌های بلعام ہدایت شدند. اسلام، در میان سه وای مکاشفہ باب نہم، نمایانگر محمد نبی کاذب است.

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ علامات کے ایک سے زیادہ معنی ہوتے ہیں، تو آپ یقیناً یہ بھی سمجھیں گے کہ بہت سی صداقتیں ایسی اہم ہوتی ہیں کہ ان کی نمائندگی مختلف علامات کے ذریعے کی جاتی ہے۔ وہ علامت جو رویا کی بنیاد قائم کرتی ہے، روم کی ایک علامت ہے، اور لہذا یہ ظاہر ہے کہ بائبل کی نبوت میں روم ایک بنیادی موضوع ہوگا۔ روم کی ایک معروف اور مستحکم علامت دانی ایل باب گیارہ میں شمال کا بادشاہ ہے۔ شمال کا وہ بادشاہ جو اپنے انجام کو پہنچتا ہے اور اُس کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا، پاپائی اقتدار، رومی کلیسیا، روم کا پوپ، گناہ کا آدمی ہے۔

در مناقشہٴ اوریا اسمیت، ادعا شد کہ پادشاہ شمال در آیہٴ سی‌وشش، فرانسه است، و پادشاہ شمال در آیہٴ چہل، ترکیہ. ہم فرانسه و ہم ترکیہ در زمینہ‌های متفاوت، نمادہایی از ایالات متحدہ‌اند؛ اما همان‌گونه کہ نزد پروتستان‌ها بود، و همان‌گونه کہ امروز نیز هست، اسمیت در مناقشہٴ خود حقیقتِ این را کہ پادشاہ شمال نمادی از روم جدید است رد کرد، و ادعا نمود کہ نماد روم بہ وسیلہٴ نمادی از ایالات متحدہ در ملت فرانسه بازنمایی شدہ است، و بار دیگر نیز اینکہ نماد روم، نمادی از ایالات متحدہ است چنان کہ در ملت ترکیہ بازنمود یافته است.

اب سیاق میں تین خطوط شامل ہیں: میلری تاریخ، اوریاہ اسمتھ کی تاریخ، اور حال و حاضر۔ ان میں سے ہر مثال میں روم کی ایک علامت کے بارے میں نزاع پایا جاتا ہے، جس کا اطلاق غلط فہمی کے باعث غلط طور پر کیا جاتا ہے، کیونکہ روم کو ریاستہائے متحدہ کی علامت سمجھ لیا جاتا ہے۔

در کتاب دانیال، سیر جدال مربوط بہ «قربانی دائمی» دقیقاً بر ہمین تأکید استوار است کہ حقیقتِ مربوط بہ نمادی از روم مورد انکار و معارضہ قرار گرفتہ است، ہرچند در این تاریخ برخی ظرایف مہم نیز وجود دارد.

منطق الگوی نبوی اوریا اسمیت، پیروان او را به کاریست نادرستِ بلای ششم در فصل شانزدهم مکاشفه رهنمون ساخت. یکی از مشکلات اصلی در تطبیق فصل شانزدهم از سوی اسمیت، جدا از تلاش او برای به کار بردن همه چیز به صورت تحت‌اللفظی، در دوره‌ای که همه چیز باید به صورت روحانی به کار برده شود، ناتوانی او در دیدن ساختار مشخص اتحاد سه گانه اژدها، وحش و نبی کذاب بود. اسمیت با جایگزین ساختن معنای حقیقی نمادها با معانی حاصل از تفسیری شخصی، به موجب منطق خود امکان تشخیص این که اتحاد سه گانه چگونه تشکیل می‌شود را منتفی می‌سازد؛ و چگونگی تشکیل آن «آزمون عظیم برای قوم خداست که نجات ابدی ایشان به وسیله آن تعیین خواهد شد.»

کاربرد نادرست نمادهای روم، تلاشی از سوی شیطان است تا قوم خدا در ایام آخر را از دیدن نه تنها روم معاصر، بلکه از چگونگی شکل‌گیری روم معاصر نیز بازدارد. ضرورت تشخیص ویژگی‌های نبوتی مرتبط با به هم پیوستن سازمان ملل متحد، قدرت پاپی، و ایالات متحده، پیامدهایی ابدی در بر دارد.

در کتاب دانیال، آزمونی ویژه وجود دارد که بر اهمیت تشخیص روابط این سه قدرت تأکید می‌ورزد، و در کتاب مکاشفه نیز آزمون ویژه دیگری هست که بر همین نکات عیناً یکسان تأکید می‌کند. ویلیام میلر، هنگامی که دوم تسالونیکیان را مطالعه می‌کرد، «مستمر» را در کتاب دانیال به منزله روم بت‌پرست فهمید. میلر از توصیف رابطه نبوی میان روم بت‌پرست و روم پاپی در دوم تسالونیکیان دریافت که واژه «مستمر» نمادی از روم بت‌پرست است، و بنابراین مکروه ویرانگر روم پاپی خواهد بود.

با این همه، نکته‌ای که بر آن تأکید می‌ورزیم این است که در دوم تسالونیکیان، رابطه میان روم بت‌پرست و روم پاپی در بستری مطرح شده است که تعلیم می‌دهد هرگاه و اگر رابطه این دو قدرت را درنیابید، دچار گمراهی شدید می‌شوید و برای ابدیت هلاک می‌گردید.

این همان هشدار بلای ششم است؛ جایی که نه تنها اژدها، که در دوم تسالونیکیان روم بت‌پرست بود، و وحش، که در آن بخش «مرد گناه» بود، بلکه نیز در باب شانزدهم نبی کاذب را دارید. این بخش بر اهمیت شناخت رابطه قدرت‌هایی تأکید می‌کند که اتحاد سه گانه روم مدرن را تشکیل می‌دهند، که همان بابل مدرن نیز هست.

اختلاف بر سر «قربانی دائمی» دقیقاً به همان جدال ایام آخر می‌پردازد، اما با افزودن اهمیت فهم رابطه میان آن سه قدرتی که روم جدید را تشکیل می‌دهند، شناسایی این جدال را بسط می‌دهد. امتناع از دیدن این حقیقت، تضمین می‌کند که پاداشتان فریب شدید باشد.

در جدال کنونی، کسانی که ایالات متحده را به عنوان «راهزنان» شناسایی می‌کنند، ظاهراً حتی قادر نیستند بپذیرند که چرا این امر اهمیت دارد که ایالات متحده مکرراً به صورت قدرتی تحت انقیاد قدرت پاپی تصویر می‌شود، نه آنکه خود قدرت پاپی باشد. عقل سلیم ابتدایی تشخیص می‌دهد که قدرتی که در سیاست، تاریخ، ازدواج و نبوت کتاب مقدس رابطه را کنترل می‌کند، به عنوان سر محسوب می‌شود؛ و سر همان چیزی است که برای برپا داشتن رؤیا، خویشتن را برمی‌افرازد و سپس سقوط می‌کند.

منطقی که ایالات متحده را به عنوان دزدان شناسایی می‌کند، قادر نیست تاریخی را که از ۳۲۱ تا ۵۳۸ به تصویر کشیده شد و سپس به تحقق رسید، تطبیق دهد. نماد ایالات متحده باید نخست مرتد شود تا «مرد گناه» آشکار گردد. «مرد گناه» در ایام آخر بار دیگر آشکار می‌شود، و پیش از آن که او چنین کند، ایالات متحده باید نخست مرتد شود.

قانون یک‌شنبه در ایالات متحده، ایالات متحده را به عنوان روم نوین معرفی نمی‌کند؛ بلکه نشان می‌دهد که ویرانی ملی فرا رسیده است و ایالات متحده به طور کامل از عدالت جدا شده است. آن

روم نوینی کہ ہنگامی آشکار می شود کہ ایالات متحدہ در قانون یک شنبہ سقوط می کند، همان قدرتِ پاپی است کہ در همان جا و در همان زمان، هم پیمان خود، نبی کاذب، را تازہ مغلوب کردہ است۔

«روزانہ» در کتاب دانیال و ارتباط آن با پیام ویلیام میلر، و اہمیت این کہ فہم میلر از فصل دوم دوم تسالونیکیان برگرفتہ شدہ بود، و نیز ہشدار حفظ جامہ ہای خود در بلای ششم، ہمگی عناصری از آن مناقشات را مشخص می سازند کہ بہ مسائل کنونی می پردازند۔

ہشدار باب دوم دوم تسالونیکیان دربارہ روزہای آخر، مربوط بہ گروہی است کہ ایالات متحدہ را بہ عنوان یک نماد شناسایی می کند، اما از ہدایت شدن بہ وسیلہ نوری کہ بہ رابطہ ایالات متحدہ با روم پاپی می پردازد، سر باز می زند۔ با چنین کاری، آنان نہ تنها رابطہ روم پاپی و ایالات متحدہ را خواہند دید، بلکہ ہمچنین سازمان ملل متحد را نیز خواہند شناخت؛ همان قدرتِ اژدہا در باب شانزدہم مکاشفہ۔

چنان کہ در مورد یوریا اسمیت، ای۔ جی۔ دنیلز و دابلو۔ دابلو۔ پرسکات بود، کہ خواہر وایت آنان را ناتوان از استدلال از علت بہ معلول معرفی کرد، ہمچنین کسانی نیز چنین اند کہ از ہدایتِ جہت دہی کلام نبوی خدا در تبیین رابطہ این سہ قدرت در ایام آخر سر باز می زنند۔

ہمانند جدال ہای نخستین، کنونی، و مربوط بہ اوریا اسمیت، جدالِ مربوط بہ رابطہ سہ قدرت، آن گونه کہ در دوم تسالونیکیان و بلای ششم بہ تصویر کشیدہ شدہ است، تفسیری خصوصی را آشکار می سازد کہ بہ ایالات متحدہ اشارہ می کند، اما از دیدن برخی ویژگی ہای نبوی ایالات متحدہ کہ مفہوم نادرست ایشان را برملا می سازد و احتمالاً آنان را بہ سوی نور رهنمون می شود، سر باز می زند۔

پس از ۱۱ سپتامبر ۲۰۰۱، مناقشہ دربارہ چہار حشرہ کتاب یوئیل پدید آمد۔ حقیقت این بود کہ آن حشرات نمایانگر انحطاطی تدریجی و روحانی در کلیسای ادونتیسٹ روز ہفتم لائودیکہ بودند کہ از طریق ورود الہیات کاتولیکی و پروتستان مرتد بہ وجود آمد۔ بار دیگر، کاریست درستِ چہار حشرہ روم است، اما تفسیر خصوصی ادعا می کرد کہ آن اسلام است، کہ نمادی از نبی کاذب، و بنابراین نمادی از ایالات متحدہ است۔ حکم بر حکم، مناقشاتِ تاریخ ادونتیسٹ کہ اکنون بہ آن ہا پرداختہ ایم، ہمگی بر همان حقیقت دلالت دارند۔

سمتِ نادرست، بر پایہ چہار شاہد، دزدان را ایالات متحدہ معرفی می کند، و بر پایہ دو شاہد، درکِ سمتِ نادرست از ایالات متحدہ بہ عنوان یک نماد، نادرست است۔ نامزدہای روزہای آخر خدا برای آنکہ در شمارِ یکصد و چہل و چہار ہزار تن باشند، اکنون در یک آزمونِ نبوی قرار دارند۔ این آزمونی نیست کہ صرفاً با انداختن رأی خود بہ سودِ این طرف یا آن طرف بہ انجام برسد۔ این آزمونی است کہ تنها در صورتی می توان حقیقتاً آن را بہ درستی پشت سر گذاشت کہ قواعدِ نبوی با دقت بہ کار بستہ شوند۔ تا شیرِ سبطِ یہودا قومِ آخرالزمانی خود را بہ این واقعیت بیدار سازد کہ بہ اندازہ کافی عمیق مطالعہ نمی کنند، او اجازہ داد بدعت ہا وارد شوند۔

یہ حقیقت کہ اس تحریک کے اندر ایک بدعت پیدا ہوئی، اس بات کی نشان دہی کرتی ہے کہ نبوتی تفسیر کے اصولوں کے تعلق سے ہماری ذاتی استعداد اتنی مضبوط نہیں جتنی ہونی چاہیے۔ روم اُس رویا کو قائم کرتا ہے، اور آخری ایام کی رویا شمال کے بادشاہ کے آخری عروج اور سقوط پر مشتمل ہے۔ وہ "بادشاہ" ہی "گناہ کا آدمی" بھی ہے، اور "گناہ کا آدمی" ہی "بدی کا بھید" اور وہی "شریر" ہے۔ وہ ضدِ مسیح ہے، اسے "تیرے لوگوں کے لٹیروں" کے طور پر بھی مائل کیا گیا ہے، اور وہ جدید روم کا "سر" ہے۔

«آنان که در فهم کلام دچار سردرگمی می‌شوند و از درک معنای ضدّ مسیح بازمی‌مانند، بی‌تردید خود را در جانب ضدّ مسیح قرار خواهند داد. اکنون دیگر برای ما زمانی نیست که با جهان هم‌رنگ و در آن جذب شویم. دانیال در نصیب خود و در جایگاه خویش ایستاده است. نبوت‌های دانیال و یوحنا باید فهمیده شوند. آنان یکدیگر را تفسیر می‌کنند. آنان حقایق را به جهان می‌دهند که هر کس باید آن‌ها را درک کند. این نبوت‌ها باید در جهان شهادت باشند. به واسطه تحقق آن‌ها در این ایام آخر، خود خویشتن را تبیین خواهند کرد.» Kress Collection, 105.